



سوال

(369) پس ماندگان میں صرف ماں ہو تو تقسیم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پس ماندگان میں صرف اس کی والدہ زندہ ہے، کیا ایسے حالات میں تقسیم کی حق دار اس کی والدہ ہوگی؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علم میراث میں وہ چھوٹے سے چھوٹا ہندسہ جسے بنیاد بنا کر حصے تقسیم کیے جاتے ہیں، اسے اصل مسئلہ یا مخزج کہتے ہیں، اگر مقررہ حصے حقداروں کو دینے کے بعد اصل مسئلہ سے بچ جائے اور کوئی عصبہ وغیرہ نہ ہو تو باقی ماندہ حصے بیوی خاوند کے علاوہ دیگر ورثاء پر ہی لوٹا دینے جاتے ہیں، اس لوٹا دینے کے عمل کو رد کہا جاتا ہے، صورت مسؤلہ میں والدہ کا مقررہ حصہ ایک تہائی ہے، اصل مسئلہ تین سے ہوگا، والدہ کو مقررہ حصہ دینے کے بعد دو حصے بچ جاتے ہیں جو دوبارہ اسے دے دیے جائیں گے۔ اس رد کے کئی ایک قاعدے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ اگر مقررہ حصہ لینے والا ایک ہے اور کوئی دوسرا وارث زندہ نہیں تو تمام جائیداد اسی وارث کو دے دی جاتی ہے جیسا کہ مذکورہ صورت میں تیسرا حصہ اصحاب الفروض کی حیثیت سے اور باقی دو حصے رد کی حیثیت سے مل گئے ہیں، اگر ماں کے ساتھ کوئی دوسرا عصبہ وارث ہوتا تو باقی ماندہ ترکہ اسے ملنا تھا چونکہ دوسرا کوئی وارث موجود نہیں ہے، لہذا تمام جائیداد کی حقدار مرنے والے کی ماں ہے۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 318

محدث فتویٰ